# ”جو بھی سونا یا چاندی والا شخص اپنے اس مال کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو بھی سونا یا چاندی والا شخص اپنے اس مال کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا، اس کے لیے قیامت کے دن آگ کی تختیاں تیار کی جائیں گی اور انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا جب جب بھی تختیاں ٹھنڈی ہوجائیں گیں، انھیں دوبارہ گرمایا جائے گا یہ عذاب ایک ایسے دن میں ہوگا، جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی (یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک بندوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے اور (عذاب میں گرفتار شخص) جنت یا جہنم کی جانب اپنا راستہ دیکھ لے“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو اور ان کا حق یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن (ضرورت مندوں اور مسافروں کے لیے) ان کا دودھ دوہا جائے، تو قیامت کے دن اس شخص کو اونٹوں کے سامنے ایک ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا ڈال دیا جائے گا اور اس کے سارے اونٹ پہلے سے بھی زیادہ فربہ حالت میں وہاں موجود ہوں گے اور ان میں سے اونٹ کا ایک بچہ تک بھی کم نہ ہوگا یہ اونٹ اپنے کھروں سے اس شخص کو روندیں گے اور اپنے منہ سے اسے کاٹیں گے ان میں سے جب آخری اونٹ گزر جائے گا، تو اس پر ان میں سے پہلے اونٹ کو دوبارہ لوٹا دیا جائے گا یہ عذاب ایسے دن میں ہوگا، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو گی (یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے اور وہ جنت یا جہنم کی جانب اپنا راستہ دیکھ لے"
عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "جو شخص گایوں اور بکریوں کا مالک ہو اور ان کا حق ادا نہ کرتا ہو، قیامت کے دن اسے ایک ہموار میدان میں اس کی گایوں اور بکریوں کے سامنے اوندھے منہ ڈال دیا جائے گا ایک بھی گائے یا بکری کم نہیں دکھے گی کسی کا سینگ نہ مڑا ہوگا، نہ ٹوٹا ہوگا اور نہ کوئی بلا سینگ ہوگی وہ اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی اور اپنے کھروں سے اسے کچلیں گی جب آخری گائے یا بکری روند کر چلی جائے گی، تو پہلی کو دوبار لوٹا دیا جائے گا یہ عذاب ایسے دن میں ہوگا، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (یہ سلسلہ جاری رہے گا، یہاں تک کے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنا راستہ دیکھ لے
عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ’’گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں : ایک تو وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے بوجھ (گناہ کا باعث) ہوتے ہیں، دوسرے وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے پردہ ہوتے ہیں اور تیسرے وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے ثواب کا باعث بنتے ہیں چنانچے جو گھوڑے انسان کے لیے گناہ کا باعث ہوتے ہیں، وہ ایسے گھوڑے ہیں، جنہیں وہ ریاکاری، اظہارِ فخر اور اہل اسلام کے خلاف مقابلے کے لیے رکھتا ہے یہ اس کے لیے گناہ کا باعث ہوتے ہیں جو گھوڑے انسان کے لیے پردہ بنتے ہیں، وہ ایسے گھوڑے ہیں، جنہیں انسان اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے باندھتا ہے اور ان کی پیٹھ اور گردنوں کے بارے میں اللہ کے حق کو نہیں بھولتا ایسے گھوڑے انسان کے لیے پردہ بنتے ہیں جو گھوڑے انسان کے لیے اجر کا باعث ہوتے ہیں، وہ ایسے گھوڑے ہیں، جنہیں آدمی اللہ کے راستے میں جہاد کے مقصد سے مسلمانوں کے لیے چراگاہ یا باغ میں باندھ کر رکھے وہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں جو کچھ بھی کھاتے ہیں ان کے کھانے کے بقدر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی لید اور پیشاب کے بقدر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک ٹیلہ یا دو ٹیلوں پر دوڑ کر چڑھ جائیں، تو ان کے پاؤں کے نشانات کے بقدر اور اس دوران گرنے والی لید پر بھی اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے اگر ان کا مالک انہیں کسی نہر پر لے جائے اور وہ اس میں سے پانی پی لیں، حالاں کے اس کا انہیں پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو، تب بھی وہ جتنا پانی پیتے ہیں، اس کے بقدر اللہ تعالی اس کے لیے نیکیاں لکھ دیتا ہے"

[صحیح] [متفق علیہ]

اللہ کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نہ مختلف طرح کہ اموال اور ان کی زکاۃ ادا نہ کرنہ والہ کو قیامت کہ دن ملنہ والی جزا کا ذکر کیا ہہ مثلا : 1- سونا، چاندی اور ان کا حکم رکھنہ والہ دیگر اموال اور تجارتی سامانہ ان پر اگر زکاۃ واجب ہو جائہ اور زکاۃ ادا نہ کی جائہ، تو قیامت کہ دن ان کو پگھلاکر پہلہ تختیوں کی شکل میں ڈھالا جائہ گا اور اس کہ بعد ان تختیوں کو جہنم کی آگ میں تپاکر ان کہ مالک کہ پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغا جائہ گا جب جب ان کی گرمی ماند پڑ جائہ گی، ان کو دوبارہ تپایا جائہ گا عذاب کا یہ سلسلہ قیامت کہ روز دن بھر جاری رہہ گا اور وہ دن بھی پچاس ہزار سال کا ہوگا یہاں تک کہ مخلوق کہ درمیان فیصلہ کر دیا جائہ گا اور یہ طہ ہو جائہ گا اسہ جنت میں جانا ہہ یا جہنم میں 2- اونٹ کا جو مالک فرض زکاۃ اور اس کا حق ادا نہ کرتا ہو اور اس کا ایک حق یہ ہہ کہ اس کا دودھ مسکینوں کو بھی پینہ کہ لیہ دیا جائہ، تو قیامت کہ دن اس کہ اونٹوں کو پہلہ سہ کہیں زیادہ فربہ حالت اور زیادہ تعداد میں لایا جائہ گا، پھر اس کہ مالک کو ان کہ سامنہ ایک ہموار اور وسیع و عریض زمین میں لٹا دیا جائہ گا، اس کہ بعد وہ اونٹ اسہ اپنہ پیروں سہ روندیں گہ اور اپنہ دانتوں سہ کاٹیں گہہ جب آخری اونٹ گزر جائہ گا، تو پہلہ اونٹ سہ پھر یہ سلسلہ شروع کر دیا جائہ گا عذاب کا یہ سلسلہ قیامت کہ روز دن بھر جاری رہہ گا اور وہ دن بھی پچاس ہزار سال کا ہوگا یہاں تک کہ مخلوق کہ درمیان فیصلہ کر دیا جائہ گا اور یہ طہ ہو جائہ گا اسہ جنت میں جانا ہہ یا جہنم میں 3- گائہ اور بکری کا جو مالک ان کی فرض زکاۃ نہ دیتا ہو، قیامت کہ دن اس کی گایوں اور بکریوں کو ان کی پوری تعداد میں اس طرح سامنہ لایا جائہ گا کہ ایک گائہ یا بکری بی ادھر ادھر نہیں ہوگی سب جانور بالکل صحیح و سالم ہوں گہہ نہ کسی کا سینگ مڑا ہوا ہوگا، نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوا ہوگا اور نہ کوئی جانور بلا سینگ کا ہوگا پھر ان کہ مالک کو ایک وسیع و عریض اور ہم وار میدان میں ان کہ سامنہ لٹا دیا جائہ گا اس کہ بعد یہ گائیں اور بکریاں اسہ اپنہ سینگوں اسہ ماریں گی اور اپنہ پیروں سہ اسہ کچلیں گی جب آخری گائہ یا بکری گزر جائہ گی، تو پہلی گائہ یا بکری سہ پھر سہ یہ سلسلہ شروع کر دیا جائہ گا عذاب کا یہ سلسلہ قیامت کہ روز دن بھر جاری رہہ گا اور وہ دن بھی پچاس ہزار سال کا ہوگا یہاں تک کہ مخلوق کہ درمیان فیصلہ کر دیا جائہ گا اور یہ طہ ہو جائہ گا اسہ جنت مبں جانا ہہ یا جہنم میں 4- گھوڑا پالنہ والا دراصل گھوڑہ تین طرح کہ ہوا کرتہ ہیں : 1- ایسا گھوڑا جو مالک کہ لیہ گناہ کا باعث ہوہ اس سہ مراد ایسا گھوڑا ہہ، جسہ نام و نمود، فخر اور اہل اسلام سہ جنگ کہ لیہ پالا جائہہ 2- ایسا گھوڑا جو انسان کہ لیہ پردہ کا باعث ہوہ اس سہ مراد ایسا گھوڑا ہہ، جسہ اللہ کی راہ میں جہاد کہ لیہ رکھا جائہ اور پھر اس کہ ساتھ اچھا سلوک کرتہ ہوئہ اسہ کھلانہ پلانہ اور اس کی دیکھ بھال کا بہتر انتظام کیا جائہہ 3- ایسا گھوڑا جو اجر و ثواب کا باعث ہوہ اس سہ مراد ایسا گھوڑا ہہ، جسہ مسلمانوں کی خاطر اللہ کی راہ میں جہاد کہ لیہ رکھا جائہہ یہ جب کسی چراگاہ یا باغ میں ہوتہ ہیں، تو وہ اس چراگاہ یا باغ میں جو کچھ بھی کھاتہ ہیں ان کہ کھانہ کہ بقدر اس کہ لیہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان کی لید اور پیشاب کہ بقدر بھی اس کہ لیہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اگر وہ اپنی رسی توڑ کر ایک ٹیلہ یا دو ٹیلوں پر دوڑ کر چڑھ جائیں، تو ان کہ پاؤں کہ نشانات کہ بقدر اور اس دوران گرنہ والی لید پر بھی اللہ تعالیٰ اس کہ لیہ نیکیاں لکھ دیتا ہہ اگر ان کا مالک انہیں کسی نہر پر لہ جائہ اور وہ اس میں سہ پانی پی لیں، حالاں کہ اس کا انہیں پانی پلانہ کا ارادہ نہ بھی ہو، تب بھی وہ جتنا پانی پیتہ ہیں، اس کہ بقدر اللہ تعالی اس کہ لیہ نیکیاں لکھ دیتا ہہ اس کہ بعد اللہ کہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم سہ گدھوں کہ بارہ میں پوچھا گیا کہ کیا گدھہ بھی گھوڑوں کہ حکم میں ہیں؟ تو آپ نہ جواب دیا کہ گدھوں کہ بارہ میں مجھ پر کوئی مخصوص حکم نازل نہیں ہوا ہہ، تاہم یہ منفرد اور جامع آیت موجود ہہ، جس کہ دائرہ میں ہر طرح کی نیکیاں اور گناہ آ جاتہ ہیں : [فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ] (الزلزلہ:7-8) (ترجمہ: پس جس نہ ذرہ برابر نیکی کی ہوگی، وہ اسہ دیکھ لہ گا اور جس نہ ذرہ برابر برائی کی ہوگی، وہ اسہ دیکھ لہ گا) یعنی جس نہ اچھہ ارادہ سہ گدھا پالا ہوگا، وہ اس کا ثواب سامنہ دیکھہ گا اور جو برہ ارادہ سہ پالا ہوگا، اس کی سزا بھی سامنہ دیکھہ گا اس آیت کی وسعتوں میں تمام اعمال داخل ہیں

http://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/6611